B.A, Part-1, URDU(Hons)

Paper-2 (Prose)

Topic: Nazeer Ahmad ka Novel Taubatun Nusooh

Notes By:
Dr. Masroor Ahmad Haidri,
Department of Urdu,

J.K College, Biraul, Darbhanga.

ڈپٹی نذیر احمد کا ناول توبۃ النصوح

مراۃ العروس اور بنات النعش کے بعد نذیر احمد نے توبۃ النصوح لکھی، یہ کتاب دونوں کتابوں سے مختلف ہے۔ مراۃ العروس اور بنات النعش میں ناول نگاری کی مخاطب لڑکیاں تھی ان دونوں ناولوں میں نذیر احمد نے خانگی زندگی میں عورتوں کی قدر و قیمت، خود مرد کی زندگی کو بنانے اور سنوارنے میں ان کے کردار کی اہمیت بیان کی ہے۔ توبۃ النصوح کا موضوع بھی گھریلو زندگی ہے۔ اس ناول کا مرکزی کردار جیسا کہ ناول کے نام سے ظاہر ہے نصوح ہے۔ نصوح ایک خواب دیکھتا ہے جو اسکی زندگی کی کایا پلٹ دیتا ہے اور نصوح کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس خواب سے پہلے لیکن نصوح کی زندگی مذہب اور اخلاق سے بڑی بے گانہ تھی جس کی وجہ سے گھر کا گھر غلط راہوں پر چل پڑا تھا۔ خصوصا نصوح کا بڑا لڑکا کلیم اور بڑی لڑکی نعیمہ گھر کی مرکزیت کی وجہ سے اتنے خودسر ہو گئے تھے کہ انجام کار تباہ ہو گئے۔ نصوح خواب سے بیدار ہوتے ہی گھر کے دوسرے افراد کو خواب غفلت سے جگانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن بہت جلد اسے محسوس ہوتا ہے کہ بچے بڑے ہو جائیں تو پھر ان کی اصلاح و تربیت مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو جاتی ہے۔ نذیر احمد توبۃ النصوح کے دیباچے میں اپنے مقصد اصلی کو یوں ظاہر کرتے ہیں کہ اس کتاب میں انسان کے اس فرض کا مذکور ہے جو تربیت والد کے نام سے مشہور ہے اس کتاب کی تصنیف کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس فرض کے بارے میں جو غلط فہمی عموما عام لوگوں سے واقع ہو رہی ہے اسکی اصالح ہو"۔: پھر اس فرض کے بارے میں عام طور سے جو غلط فہمی پائی جاتی ہے اسکی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں تربیت اولاد صرف اس کا نام نہیں کہ پال پوس کر اولاد کو بڑا کیا روٹی کما کر کھانے کا کوئی ہنر ان کو سکھا دیا ان کا بیاہ کر دیا بلکہ انکے اخلاق کی تصحیح بھی ماں باپ پر فرض ہے۔ افسوس ہے کتنے لوگ اس فرض سے غافل ہیں۔" نذیر احمد کا ناول فنی اعتبار سے اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اس سے ہٹ کر نذیر احمد نے جو باتیں لکھی ہیں وہ بجائے خود

اتنی اہمیت رکھتی ہیں کہ ان سے ان کے خیالات، تصورات، مذہبی و اخلاقی وسیع النظری، ان کی انسان پرستی اور خلوص کا پتہ چلتا ہے اور ان تمام کے پس منظر میں ناولوں کو سمجھے میں مدد ملتی ہے۔توبۃ النصوح لکھنے کا ایک مقصد تو تربیت اولاد تھا لیکن ان کا اور مقصد اخلاق اور مذہب کو اہمیت کو واضح کرنا بھی تھا۔

احتشام حسین کے الفاظ میں ''توبۃ النصوح میں مذہبی اور اخلاقی مسائل کو خانگی کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے۔'' نذیر احمد نے مذہبی اور اخلاقی مسائل کو نہ صرف خانگی زندگی کے پس منظر میں پیش کیا ہے بلکہ زیادہ وسعت دے کر اپنے زمانے کی سماجی، سیاسی اور معاشرتی زندگی کے پس منظر میں بھی رکھا ہے۔ اس ناول میں نذیر احمد نے بڑی عمدگی سے ظاہر کیا ہے کہ کس طرح مذہب اور اخلاق کے خانگی مسائل سماجی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ توبہ کے بعد نصوح کی سماجی زندگی کس طرح بلند ہوتی ہے اور کلیم جب مذہب اور اخلاق سے بیگانگی اختیار کرتا ہے تو کس طرح سماج میں اپنی حیثیت کھودیتا ہے۔ نذیر احمد نے صرف یہی نہیں بتایا کہ کلیم کی اخلاقی کمزوری کس طرح اس کی سماجی حیثیت کو ختم کرتی ہے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اخلاق اور مذہب فرد تک محدود نہیں۔ نصوح کی غفلت اور لاپرواہی نے خاندان کو غلط راستہ اختیار کرنے پر مائل ہوئے۔ مذہب اور اخلاق سے بے گانگی کا ایک نتیجہ ظاہر دار بیگ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب سماجی زندگی کھوکھلی ہو جاتی ہے اور اس میں ظاہر داری، خوشامد، جھوٹ، دھوکے بازی، محبت و خلوص کا فقدان اور انسانیت اور انسانی ہمدردی کی کمی جیسی خرابیاں آجاتی ہیں۔ سماجی زندگی کا یہ کھوکھلا پن مذہب اور اخلاق کی ٹھوس اقدار سے بے تعلقی کی وجہ سے نمو پاتا ہے۔ ظاہر دار بیگ کا کردار ان تمام باتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ نذیر احمد کے نزدیک سماجی زندگی میں توازن برقرار رکھنے کے لیے انسانیت کا جذبہ ضروری ہے وہ انسانیت کے باوجود اور بقا کے لیے مذہب کو لازمی قرار دیتے ہیں مذہب جس کے بغیر اخلاق قائم نہیں رہ سکتا۔ وہ مذہب اور اخلاق کے رشتے کو اٹوٹ سمجھتے تھے کیونکہ اخلاقی قدریں مذہب سے ہٹ کر قائم نہیں رہ سکتیں جب کوئی فرد مذہب کو مانتا ہے تو پھر مذہب کی پیش کردہ اخلاقی اقدار کی بجا آوری اس سے واجب ہو جاتی ہے۔

اس لئے نذیر احمد اخلاق اور مذہب کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس بنا پر ان کو صرف اسلامی معاشرت تک آتے آپ کو محدود کر لینے کی ضرورت پیش آئی حالانکہ مجموعی طور سے وہ ہندوستانی معاشرے اور سماج کی اصلاح چاہتے تھے۔ وہ ہندو مذہب سے واقف نہ تھے اس لئے ہندو مذہب کی اخلاقی قدروں کے حوالے سے اپنا مقصد پیش نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ ان کے یہاں بہ ظاہر ہندو سوسائٹی کی اصلاح کا کوئی خیال نہیں ملتا حالانکہ خود توبۃ النصوح میں ان کا ارادہ یہ تھا کہ بالتخصیص مذہب، حسن معاشرت اور تعلیم نیک کرداری و اخلاق کی ضرورت واضح کریں لیکن چونکہ نیکی کو مذہب سے علیحدہ کرنا بھی ممکن نہ تھا اس لئے انھوں: نے مجبوراً مذہبی پیرایہ اختیار کیا۔ وہ اس بارے میں یوں رقم طراز ہیں نیکی کو مذہب سے جدا کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص روح کو جسم سے پاگل کو بو سے یا نور کو آفتاب سے، ناخن کو'' گوشت سے علیحدہ کرنے کا قصد کرے تو پھر الہام مذہب ناگزیر ہے ادھر اختلاف مذہب ہے

جو اس ملک میں کثرت سے پھیلا ہوا ہے لوگوں میں اس بال کا مذہب آ گیا ہے کہ کیسی بھی اچھی بات کی جائے کوئی دوسرے مذہب والے اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے''۔لیکن وہ معاشرے کی اصلاح کے لئے قلم اٹھانا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے مذہب کو خیالی اور مرکزی اہمیت دی اور ساتھ ہی اس بات کی کوشش کی کہ مذہبی اصولوں یا اخلاقی قدروں کو پیش کریں جو پورے سماج کے لیے مفید ہیں اور اس بات کا خاص اہتمام کیا کہ کوئی ایسی بات نہ لکھی جائے جو دوسروں کی ناپسندیدگی اور تکلیف کا باعث ہو۔ یہ قصہ انھوں نے اپنے زمانے کی حقیقی زندگی کے تانے بانے سے بنا ہے۔ قصے کو زندگی کے قریب رکھنے کے لئے انہوں نے ان واقعات کو بیان کیا ہے۔ جو حقیقی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں یا پیش آ سکتے ہیں اس ناول میں نذیر احمد نے حقیقی زندگی کی عکاسی کا بطور خاص اہتمام کیا ہے۔

نذیر احمد کی انسانی دوستی بھی توبۃ النصوح کو اہم بنا دیتی ہے۔ دراصل انسان دوستی کا جذبہ ہی اس ناول کا محرک ہے۔ اگرچہ انہوں نے مقدمے میں ناول کا مقصد تربیت اولاد بتایا ہے۔لیکن حقیقت میں تربیت اولاد مقصد بالذات نہیں ہے بلکہ عام انسانی ہمدردی ان کے پیش نظر تھی۔ کیونکہ انسانیت کا بار آنے والی نسل کو بھی اٹھانا پڑتا ہے۔اس لئے نذیر احمد نے عام انسانی ہمدردی کے اس پہلو پر خاص طور سے زور دیا ہے اس ضمن میں ان کی ایہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔''تربیت اولاد'' یہ کتاب جس پر لکھی گئی ہے ایک شعبہ بھی ہے اس عام انسانی ہمدردی اور نفع رسانی کا جو ہر فرد بشر پر'' اس کی استطاعت کے بقدر واجب ہے۔

☆☆☆